"میں تم سے ایک قصہ بیان کرونگا جو جھوٹ نہیں۔ بلکہ رب الصادقین کے کلام سے مستفاد ہے۔"

اپنے ایک قصیدہ میں لکھتا ہے "میں ساٹھ سال تک مختلف علوم وفنون کی تحصیل میں مشغول رہا۔ آج میرا وقار، عزت ذاتی، عظمت مرتبہ اور بزرگی کہاں گئی۔ افسوس ـــــ سوائے حسرت وندامت کے کچھ نہیں ـــــ آہ! ـــــ میرا امنگوں سے بھرا شباب اور کیف پرور جوانی کی رعنائیاں غارت ہوگئیں اور اب میری قسمت میں حسرت وافسوس کے سوا کچھ بھی باقی نہیں۔"

تمام مورخین باتفاق کہتے ہیں کہ اس کے بعد بادشاہ فردوسی سے راضی ہوگیا اور ساٹھ ہزار اشرفیاں بطور انعام اسکی خدمت میں بھیجیں۔ لیکن جب انعام پہنچا تو شاعر کی لاش غمخواروں اور دردمندوں کے کندھوں کے سہارے شہر خموشاں کیطرف جارہی تھی تاکہ دفن کردی جائے۔ جب یہ رقم اس کی لڑکی پر پیش کی گئی تو اس نے لینے سے انکار کردیا۔ چنانچہ اس رقم سے نیساپور کے راستہ میں مسافروں کیلئے ایک عمارت تعمیر کردی گئی۔

۴۱۶ھ میں انتقال کیوقت فردوسی نے طبران کے واعظ سے نصیحت کی کہ اسے مسلمان ہونیکی حیثیت سے مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کیا جائے۔ چنانچہ اس کی نصیحت کے مطابق اسے ایک باغ میں دفن کردیا گیا۔ (الھلال مصر)

فتاوے

سوال (۱) کسی ہندو نے نذر مانی کہ اگر میری تجارت کامیاب رہی تو دس سیر مٹھائی کسی مسجد میں دیدونگا۔ کیا ایسی مٹھائی کا قبول کرنا جائز ہے (۲) زید نے کچھ زمین کسی مدرسہ کیلئے وقف کردی اب مہتمم مدرسہ چاہتا ہے کہ اس وقف شدہ زمین کو بیچ ڈالے۔ زید واقف کہتا ہے کہ اگر بیچنی ہے تو میرے ہاتھ بیچدو۔ پس کیا متولی ومہتمم مدرسہ کو جائز ہے کہ اس زمین موقوف کو فروخت کردے؟ اگر فروخت کرنا جائز ہے تو کیا خود وقف کرنیوالا اس زمین کو جسے وہ وقف کرچکا ہے خرید سکتا ہے۔ (محمد مسلم ازمالدہ)

جواب: ۔ (۱) اگر کافر کسی بت یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی مخلوق کی نذر مانے تو یہ نذر بالاتفاق منعقد نہیں ہوگی اور نہ کسی مسلمان کیلئے ایسی نذر کی چیز کا استعمال اور کھانا پینا جائز ہوگا۔ لقولہ تعالیٰ وما اھل بہ لغیر اللہ۔ قال فی البحر الرائق شرح کنز الدقائق النذر للمخلوق لایجوز لانہ عبادۃ والعبادۃ لایکون لمخلوق انتہی۔ وقال فی دلیل الصالحین النذر لایکون الا للہ تعالیٰ فمن نذر لنبی او ولی لایلزم علیہ شئ فان اعطی بذلک الشئ لاحد من الناس علی تلک النیۃ لایجوز اخذہ ان علم الآخذ بذلک فان کان طعاماً لایحل اکلہ وان کان ذبیحۃ فھو میتۃ فان اکلوا وسموا اللہ تعالیٰ علیھا کفروا جمیعاً انتہی۔ والاجماع انعقد علی حرمۃ النذر للمشائخ ولا ینعقد ولا یشتغل الذمۃ واخذہ حرام وسحت (رسالہ رد بدعات للعلامۃ آفندی) اور اگر کوئی کافر خالص اللہ کیلئے نذر مانے تو اسکے منعقد ہونیکی بابت علمائے سلف کے دو گروہ ہیں۔ ایک گروہ ایسی نذر کی صحت کا قائل ہے اور دوسرا اسکے لغو اور مردود ہونے کا۔ میرے نزدیک پہلے گروہ کا قول راجح اور قوی ہے یعنی کافر جو نذر لوجہ اللہ مانے وہ منعقد ہوگی لما روی عن عمر